



سوال

(928) استماع - سماع - انصات - سکوت میں فرق

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

استماع - سماع - انصات - سکوت میں کیا فرق ہے۔ اور ان کا حقیقی و مجازی کیا معنی ہے نیز فاستمعا کے ہوتے ہوئے انصتا کا کیا فائدہ ہے۔؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

استماع یہ ہے کہ انسان کسی چیز کو خوب اچھی طرح کان لگا کر سنے یعنی پوری توجہ اور قصد کے ساتھ اس لیے استماع اور سماع میں فرق کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

«الاول (الاستماع) یقال لما کان یقصد لانه لا یكون الا بالاصغاء وهو السمع والسماع یكون بقصد و دونہ»

اس کے بعد سماع کی تعریف ان لفظوں میں بھی کی گئی ہے۔ «کل ما یستلذ الانسان من صوت طیب» مگر استماع کے لیے مستمع کا خاموش رہنا ضروری نہیں ہے۔ اور انصات کے لیے توجہ کے ساتھ سننا اور اس کے ساتھ خاموش رہنا ضروری ہے چنانچہ لغت میں ہے «نصت نصتاً وانصت له سکت مستمعاً بحدیثہ» یعنی کسی بات کو خاموش رہ کر سننا اس کا نام انصات ہے۔ کفار قرآن سنتے تو شور مچاتے کہ دل پر اس کا اثر نہ پڑ جائے اس لیے استمعا کے بعد انصتا کا اضافہ کیا گیا۔ یعنی شور و غل نہ کرو ممکن ہے کہ تم پر رحمت کی جائے۔ قرآن مجید کو سنتے ہوئے خاموش رہو۔ یعنی چپ چاپ سناؤ گے تو بہت ممکن ہے کہ ہدایت پا کر اللہ تعالیٰ کی رحمت میں داخل ہو جاؤ۔ سورہ احقاف میں جنات کا ذکر کرتے ہوئے کہا گیا ہے:

وَإِذْ صَرَفْنَا إِلَيْكَ نِعْمَ الْجَنَّةِ الْبُنْيَانِ لَمَنْ رَغِبَ إِلَيْهَا فُتُوًّا وَأَنْصِتُوا -- سورة الاحقاف 29

”اور یاد کرو! جبکہ ہم نے جنوں کی ایک جماعت کو تیری طرف متوجہ کیا کہ وہ قرآن سنیں، پس جب (نبی کے) پاس پہنچ گئے تو (ایک دوسرے سے) کہنے لگے خاموش ہو جاؤ،“

اس مقام پر بھی استماع کے بعد انصات کا اضافہ ہے کہ محض استماع کا لفظ انصات کے مقصد کے واضح نہیں کرتا۔ حدیث میں آتا ہے:

«وإذا قلت لصاحب يوم الجمعة انصت فهدنوت»

یعنی امام خطبہ پڑھ رہا ہو اس وقت اگر تو نے اپنے ساتھی کو کہا کہ خاموش رہو تو تو نے نفور حرکت کی ہے



یہاں بھی انصاف کو غیر کی بات سننے کے موقع پر خاموش رہنے کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔

لفظ سکوت کا وہاں استعمال ہوتا ہے جہاں خود اپنی بات سے اپنے آپ خاموش رہنا ہو۔ اس لیے محاورہ میں کہا جاتا ہے کہ: ”تتکلم الرجل ثم سکت“، یعنی کلام کر کے خاموش ہو گیا۔ ”فاذا انقطع کلامہ فلم ینتکلم او اتم قلمت اسکت“، یعنی بول کر چپ ہو گیا۔ اب بول نہیں سکتا منہ بند کر دیا گیا۔ ایسے موقع پر اس کا استعمال باب افعال سے کیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تکبیر کے بعد چپ ہو کر دعا افتتاح پڑھنے کو سکوت اسکاات سے تعبیر کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ «کان یسکت بین التکبیر و بین القراءة» پھر کہتے ہیں۔ یا رسول اللہ! «اسکا تک بین التکبیر والقراءة»۔ ان مقاموں میں انصاف کا لفظ نہیں آیا۔ لفظ انصاف کے معنی سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ جو لوگ سری نماز میں بھی قراۃ مقتدی کو اس آیت سے منع کرتے ہیں وہ اصطلاح عرب سے ناواقف ہیں۔ ’کاننا من کان‘، کیونکہ انصاف اس سکوت کو کہتے ہیں جو کسی کے کلام کو سننے کے لیے کیا جائے۔ اور سکوت کا مجازی معنی آہستہ کلام پر آتا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے ابھی معلوم ہو چکا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا باستر (آہستہ) کو سکوت سے تعبیر کیا۔

وبالله التوفیق

قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل

جلد 01